حکومت کے زیرِ غور شریعت بل کا متن

اس بل کو منظوری کے بعد نفاذِ شریعت ایکٹ مجریہ ۱۹۸۶ء کہا جائے گا۔

★ ...... یہ سارے پاکستان پر فی الفور لاگو ہو گا۔

شریعت بل کی تعریف ۔ شریعت سے مراد اسلام کے وہ تمام اصول ہیں جیسا کہ قرآن و سنّت میں درج ہیں۔

شریعت کی بالادستی ۔ کسی عدالت کے سامنے کسی معاملے کی سماعت کے دوران کوئی بھی فریق یہ سوال اٹھا سکتا ہے کہ قانون یا قانون کی کوئی شق جس کا سماعت سے تعلق ہے شریعت کے منافی ہے اس لیے اسے وفاقی شرعی عدالت کے سپرد کیا جائے۔

(وضاحت) اگر کوئی آدمی کسی معاملے کی سماعت کے دوران متعلقہ قانون یا اس کی شق کو خلافِ اسلام قرار دیتا ہے اور اس قانون یا شق کو وفاقی شرعی عدالت کے سپرد کر دیا جاتا ہے تو بھی متعلقہ عدالت میں کیس کی سماعت جاری رہے گی لیکن اگر اس دوران وفاقی شرعی عدالت کوئی فیصلہ کرتی ہے تو وہ متعلقہ عدالت پر لاگو ہوتا ہے۔ اس وضاحت کا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگ عدالتوں میں زیرِ سماعت مقدمات کو طول دینے کی خاطر یوں ہی اٹھ کر وفاقی شرعی عدالت سے رجوع کرنے لگیں۔

وفاقی شرعی عدالت کا دائرہ اختیار ۔ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے ہائی کورٹ اور تمام ماتحت عدالتوں پر لاگو ہوں گے۔

★ ..... وفاقی شرعی عدالت کے کسی بھی فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ کے شرعی اپیلیٹ بینچ میں اپیل کی جا سکے گی۔

★ ...... وفاقی شرعی عدالت وقتاً فوقتاً رائج الوقت تمام قوانین کا جائزہ لے گی۔ جو قوانین اسلام کے منافی ہوں گے ان کی حد جو اسلام کے مطابق ہوں گی ان کی فہرستیں گزٹ نوٹیفکیشن میں شائع ہوں گی۔ ہر فقہ کے پیروکاروں کے لیے شریعت ان کی فقہ کے مطابق ہو گی۔

دستور کی نویں ترمیم

چونکہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں ظاہر ہونے والی اغراض کے لیے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں مزید ترمیم کی جائے۔ لہٰذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے۔

۱۔ مختصر عنوان اور آغازِ نفاذ۔ (۱) یہ ایکٹ دستور (ترمیم نہم) ایکٹ ۱۹۸۵ء کے نام سے موسوم ہوگا۔ (۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

دستور کے آرٹیکل ۲ کی ترمیم۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں جس کا حوالہ بعد ازیں دستور کے طور پر دیا گیا ہے آرٹیکل ۲ میں آخر میں لفظ "پاکستان" کے بعد الفاظ "اور اسلام کے احکام، جیساکہ وہ قرآن و سنت سے ماخوذ ہوں، اعلیٰ ترین قانون اور راہنمائی کا منبع ہوں گے تاکہ وہ احکام پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے وضع کردہ قوانین کے ذریعے نافذ العمل ہوں اور ان کی روشنی میں حکومت کی پالیسی طے ہو!" کا اضافہ کر دیا جائے۔

۳۔ دستور کے آرٹیکل ۳، ۲ ب کی ترمیم۔

دستور میں آرٹیکل ۳، ۲ ب میں پیرا (ج) میں .... (الف) لفظ "دستور" کے بعد سکتے کی بجائے وقفِ کامل تبدیل کر دیا جائے گا۔ (ب) الفاظ "سکتے اور وقف ناقص"، مسلم شخصی قانون کسی عدالت یا ٹریبونل کے ضابطہ کار سے متعلق کوئی قانون یا اس باب کے آغاز نفاذ سے دس سال ختم ہونے تک، کوئی مالی قانون یا محصولات اور فیس عائد کرنے اور جمع کرنے یا بینکاری یا بیمہ کے عمل اور طریقہ کار سے متعلق کوئی قانون" اور" حذف کر دیئے جائیں گے۔

۴۔ دستور کے آرٹیکل ۳، ۲ د کی ترمیم۔

دستور میں آرٹیکل ۳، ۲ میں شق (۳) کے بعد حسب ذیل نئی شق کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ یعنی:

(۳-الف) اس باب میں شامل کسی امر کے باوجود کسی مالی قانون یا محصولات اور فیس عائد کرنے اور جمع کرنے یا بینکاری یا بیمہ کے عمل اور طریقہ کار سے متعلق کسی قانون کی نسبت عدالت کسی ایسے قانون کی صورت میں جسے اس نے اسلام کے احکام کے منافی قرار دیا ہو ایسے اشخاص کے ساتھ مشورے سے جو اس موضوع میں خاص مہارت